# 45207-کیا ہم عبادت میں سابقین الاولین کی طرح کی جدوجہد کرسکتے ہیں؟

## سوال

سابق صالحین عبادت کی محبت اوراس کی ادائیگی میں مشہور تھے، مثلا : قیام اللیل، تلاوت قرآن، اورقرآن مجید حفظ کرنا، توکیا اس دور میں ہم بھی ایسا کرسکتے ہیں چاہے وہ کم ہی ہوں، باوجوداس کے کہ ہر طرف سے فتنوں نے گھیر رکھا ہے ؟

## پسندیدہ جواب

ہم میں سے کوئی ایک ان لوگوں کے ساتھ ملنے کے لئے قرآن مجید میں مشروع اور شریعت اسلامیہ کے مطابق عبادت کرنے کی جدوجہد کرسکتا ہے، اور مسلمان کے پاس ایسی ہمت ہونی چاہئے جس سے پہاڑہل جائیں، اوریہ مقولہ بھی ہے : ( مردوں کی ہمت پہاڑ بھی ہلادیتی ہے ) .

اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی اطاعت وفرمانبرداري اور عبادت میں امت مسلمہ کے لئے بہترین نمونہ ہیں، اس کے باوجود یہ اس بات سے مانع نہیں کہ ان کے بعد آنے والے لوگ عبادت میں ان کا مقابلہ کریں حتی کہ وہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے خاص نہ کرلیں، ان میں سے ایک کی بات سنیں اوراس پر تعجب کریں کہ اس کی ہمت کتنی عظیم تھی :

ابومسلم خولانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام یہ گمان کرتے ہیں کہ ہمارے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے ہی خاص ہیں، اللہ کی قسم ہرگزنہیں ایسا نہیں ہوسکتا ! ہم اس پر ان کے ساتھ رش اور بھیڑ کریں گے حتی کہ وہ یہ جان لیں کہ انہوں نے بھی اپنے پیچھے مرد چھوڑے ہیں !! )

وہ یہ بات اس وقت کہا کرتے جب رات کو قیام کرتے اور جب ان کے پاؤں تھک جاتے توہاتھ مار کریہ کہا کرتے تھے، تواس طرح کی ہمتوں کے ساتھ ہی مسلمان شخص اطاعت وفرمانبرداري اور عبادات کرسکتا ہے، اوریہ مقابلہ میں رغبت تعریف کردہ ہے اوراسی کے بارہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

**.{اور چاہیئے کہ وہ اس میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مقابلہ کریں}.**

اور اگر بعد میں آنے والے لوگوں کے مقدر میں اطاعت وفرمانبرداري اور عبادت جیسے اعمال جلیلہ نہ ہوتے تواللہ تعالی اپنے سارے بندوں کواس پر ابھارتے اوراس کی ترغیب دیتے ہوئے نہ پاتے، اوراگروہ ایسا کریں توان کے لئے اجرعظیم کا وعدہ نہ ہوتا، اورجب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عظیم نصیحت فرمائی:

(پانچ سے قبل پانچ اشیاء کوغنیمت جانو، اپنی موت سے قبل زندگی کو، اوراپنی صحت کوبیماری سے قبل، اور مشغولیت سے قبل فراغت کو، اوراپنی جوانی کوبڑھاپے سے قبل، اوراپنی فقیری سے قبل اپنی مالداری کوغنیمت جانو).

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح وضعیف الجامع الصغیر میں اسے صحیح قراردیا ہے.

توپھر ہمیں یہ اس بات کی دعوت ہے کہ ہم اپنی زندگی میں اطاعت وفرمانبرداری کرکے اچانک موت آجانے سے قبل زندگی کوغنیمت سمجھیں، اوراپنی صحت وتندرستی کوبیماری اورعاجزہوجانے سے قبل غنیمت جانیں، کیونکہ صحیح اورصحت مند شخص وہ کام کرسکتا ہے جوبیماراورمریض شخص سے نہیں ہو سکتے، اور ہمیں چاہیئے کہ بیوي بچوں اوراعمال میں مشغول ہونے سے قبل اپنی فراغت کو غنیمت جانیں، اور بوڑھااورکمزورہونے سے قبل اپنی جوانی اورطاقت وہمت اورچستی کوغنیمت جانیں، اوراپنی مالداری کوصدقہ وخیرات اوراللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرکے یہ سب کچھ چھن جانے اوراس سے عاجزہونے سے قبل موقع غنیمت سمجھیں.

اوردورحاضر میں ہمارے لئے معاصرین کے اندر بہت سی روشن مثالیں موجودہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی اطاعت وفرمانبرداري اورعبادت میں بسرکی، الحمدللہ مسلمانوں کا کوئی بھی دوراوروقت ان جیسے لوگوں کی مثالوں اوران جیسے لوگوں سے خالی نہیں گزراجواللہ تعالی کی رضااورمحبت والے اقوال واعمال کرنے میں اپنی ہمتیں صرف نہ کرتے ہوں.

امت اسلامیہ میں دور حاضر میں ایسے
شخص بھی گزرے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی جہادی میدانوں میں اپنی سستی سی جان کی اللہ تعالی کے راستے میں قربانی دینے کی بھی پرواہ نہیں کی اوراسے پیش کر کے اللہ تعالی سے جنت خریدلی، اوران میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے شعور حاصل ہونے سے لیکر موت تک شرعی علم کے حصول میں جدوجہد اوراپنی صلاحیتیں صرف کیں، اوران میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے قیام اللیل میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی اوراسے نہ توسفر میں نہ ہی حضر میں ترک کیا، اوران میں ایسی ہستیاں بھی ہیں جنہوں نے اپنا سارامال اللہ تعالی کے راستے میں صرف کردیا اوران کی زندگی میں ان کے مال پرکبھی زکاۃ فرض ہی نہ ہوئی، اوران میں کچھ ایسے بھی ہوئے جنہوں نے اپنا آپ لوگوں کے لئے وقف کردیا، کسی کی سفارش کررہے ہیں توکسی کی ضرورت پوری کررہے ہیں، اورسائل کی بات سنتے اور فتوی پوچھنے لینے کا فتوی دیتے رہے، اورجاہل کو تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو خیرو بھلائی کے کاموں پرابھارتے رہے.

میرے بھائی : اگرہمارے علماء اور
مجاہدین اورآئمہ کی زندگی میں روشن مثالیں معدوم بھی ہوں، توپھر بھی آپ ان کی زندگی میں ایسی اشیاء دیکھیں گے جوآپ کواطاعت وفرمانبرداری پرابھارتی ہونگی، اوریہ مجال اورموقع بھی ملے گا کہ آپ پہلے لوگوں کے ساتھ ملنے اوران سے آگے نکلنے کی دوڑمیں شامل ہوں اوراس کی کوشش کریں.

اورہمارے تینوں اماموں اورمشائخ :
عبدالعزیز بن باز، علامہ البانی اورشیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ تعالی کی زندگی میں نظردوڑانے سے یہ دیکھیں گے کہ ان میں علم اور تعلیم اورکوش واجتھاداوراللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرنا، سفارش اوردعوت وتبلیغ یہ سارے کام پائے جاتے تھے.

اورآج تک مسلمان کفارکی سرزمین میں
جہادکرکے بہت سی روشن مثالیں قائم کرتے چلے آرہے ہیں.

اورقرآن مجید حفظ کرنے کے بہت سے
صالح اورنیک نمونے پائے جاتے ہیں، کہ بہت سے بچوں نے قرآن مجید مکمل حفظ کرلیا لیکن ابھی اس کی عمرآٹھ برس بھی نہیں ہوئی، اورآپ کوایسے حافظ قرآن بھی ملیں گے جنہوں نے صرف دوماہ میں مکمل قرآن مجید حفظ کرلیا بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کرصرف ایک ماہ میں.

اطاعت وفرمانبرداري، اور عبادت کر
کے اپنے سے پہلے یا اپنے ہم عصر اہل علم لوگوں کے ساتھ ملنے اوران کے درجہ تک
پہنچنے کی محبت ورغبت رکھنے والے مسلمان کوچاہئے کہ وہ چند اشیاء سے بچے :

پہلی چیز :

آخرت اوراس کے عظیم اجروثواب سے
غفلت سے بچے، ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

امن اور غفلت سے خراب دل کا علاج اور
اس کی معموري اللہ تعالی کا ذکراور خشیت الہی ہے. دیکھیں : بدائع الفوائد(98).

دوسری چیز :

دنیا سے محبت رکھنے والے لوگوں اور
دنیا کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے نکلنا چھوڑدیں، اوریہ دنیا ان دنیا والوں کے
لئے ہی رہنے دیں بلکہ آپ اپنے آپ کواس بھی بلند اور بہتر امور کی طرف لے جائیں اور
اس کی جانب دیکھیں، اوراس سے بچیں کہ آپ کا سب سے بڑا کام اورعلم صرف دنیا کے
حصول کے لئے ہو، اوراسے چاہئے کہ وہ مال ومتاع اپنے ہاتھ تک ہی رکھے اوراسے دل
میں جگہ نہ دے.

تیسري چیز :

دیر کرنے اور کرلونگا بعد میں اس پر
عمل کرونگا جیسے جملے ترک کردے، بلکہ اسے چاہئے کہ وہ اعمال صالحہ کرنے میں جتنی
جلدی کرسکتا ہے کرلے تاکہ وہ اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان پر عمل کرے اوراسے
تسلیم کرے فرمان باری تعالی ہے :

.{اوراپنے رب کی بخشش کی طرف اوراس
جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے، جوپرہیزگاراور متقی لوگوں
کے لئے تیارکی گئی ہے}. آل عمران (133).

اورایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح
فرمایا :

**{آؤ دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف
اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی جیسی ہے}** الحدید (21).

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم.